© rasailojaraid.com

ویران مسجد کا انہدام

حالیہ سیلاب کے سلسلہ میں ایک مسئلہ درپیش ہے' وہ یہ کہ سیلاب کی بدولت ایک جامع مسجد مسمار ہوئی ہے۔ جس کا کچھ ملبہ اور اینٹیں باقی بچ گئی ہیں۔ سیلاب سے پہلے اس مسجد میں باجماعت نماز ہوتی رہی ہے۔ اس سیلاب کی بدولت آبادیاں دور' دور تک محفوظ مقامات پر چلی گئی ہیں۔ ایک دو افراد یا کوئی مسافر بعض اوقات اس مسجد میں نماز پڑھ لیتا ہے۔ امام مسجد اور دوسرے لوگ پریشان ہیں کہ آیا اس مسجد کو اسی جگہ دوبارہ تعمیر کیا جائے یا کسی دوسری جگہ آبادی میں منتقل کردیا جائے۔ درج ذیل سوالات کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد گرامی ہے۔

۱۔ کیا اس مسجد کو اسی جگہ تعمیر کیا جائے جس جگہ پہلے تھی؟ لیکن باجماعت نماز ناممکن ہے۔

۲۔ کیا اس مسجد کا سامان' اینٹیں اور ملبہ کسی دوسری مسجد پر لگا سکتے ہیں؟

۳۔ اس مسجد کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔

متعدد علماء نے مشورہ دیا ہے کہ اس مسجد کو دوبارہ اسی جگہ تعمیر کیا جائے' یہی بہتر ہے۔ اس مسئلہ کا مکمل و مدلل حل تجویز فرمائیں۔

آبادی کا دوبارہ امکان ہو تو مسجد اسی جگہ تعمیر کریں لیکن اگر لوگ مستقل طور پر دوسری جگہ چلے گئے ہوں تو اس مسجد کو محفوظ کرلیجیے۔ یہ مسجد بھی رہے اور دوسری جگہ الگ مسجد بنا لیجیے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا "روایات بالا سے معلوم ہوا کہ اصل اور راجح تو عدم جواز نقل ہے لیکن بعض علماء ضرورت (اضطرار) میں جواز کے قائل ہوئے ہیں۔ سو بلا ضرورتِ شدیدہ تو اصل مذہب کو چھوڑنا جائز نہیں اور ضرورتِ شدیدہ میں گنجائش ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب ایک مسجد مستغنی عنہ (بے نیاز) ہوجائے تو اس کا وقف دوسری مسجد میں صرف کرنا بھی جائز ہے"۔ (امداد الفتاویٰ ج دوم ص ۶۹۹ - ۶۹۸)

ضرورتِ شدیدہ اور مسجد سے بے نیازی کا مطلب یہ ہے کہ آبادی وہاں سے عارضی طور پر نہ گئی ہو بلکہ "مستقلاً" چلی گئی ہو اور دوبارہ وہاں آبادی کی توقع نہ ہو۔ چونکہ اس کا فیصلہ جلدی جلدی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ جہاں ضرورت ہو وہاں الگ سے مسجد بنا لی جائے اور موجودہ مسجد کو جس شکل میں ہے محفوظ کرلیا جائے۔ واللہ اعلم

© rasailojaraid.com